مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰/ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا چھوٹا لڑکا ایس احمد تا حال بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب سابق سول سپلائی آفیسر راولپنڈی و ریٹائرڈ ڈپٹی سول سیکرٹریٹ پنجاب لاہور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پرائیویٹ سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ اور جناب چوہدری مظفر الدین صاحب صیغہ دعوۃ وتبلیغ میں آگئے ہیں

جلد ۳۵ | ۱۱/ ماہ شہادت ۱۳۲۶ھ ہش | ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۱/ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۸۶

اسلام کی پیشکش

اخبار "زمزم" نے لکھا تھا کہ ہندو نوجوان ہندو دھرم کو تیاگ کر اسلام قبول کرلیں۔ اس پر ایک ہندو نوجوان نے زمزم کو ایک طویل خط میں موجودہ فسادات کا حوالہ دے کر لکھا کہ

"اگر آپ مانتے ہیں کہ اسلام واقعی اتنی صدیوں سے آپ جیسے مسلمانوں کو مہذب نہیں بنا سکا۔ تو میں دعوت دیتا ہوں کہ آؤ ہندو مذہب کو قبول کرلو ..... آؤ مسلمانوں ہندو دھرم تمہیں پکار پکار کر کہہ رہا ہے آؤ تمہیں انسانیت کی ابجد سکھائیں"۔

(آپ کا ایک بہی خواہ اسلام)

اس پر زمزم نے ایک طویل مقالہ سپرد قلم کیا۔ جس میں اس ہندو نوجوان کو بتایا ہے۔ کہ موجودہ فسادات میں اگر مسلمانوں نے خونریزی کی ہے تو ہندوؤں نے کچھ کم نہیں بلکہ ان سے بھی بڑھ کر اپنی بربریت کا ثبوت دیا ہے۔

اس معاملہ پر معاصر "کوثر" نے بھی قلم اٹھایا ہے۔ چنانچہ رقمطراز ہے

"زیر تذکرہ ہندو نوجوان ہی بتلائے کہ اسلام نے کب ان اعمال کی اجازت دی ہے۔ جن کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے ناراض ہے"

ہماری ناقص رائے میں "زمزم" اور "کوثر" ہر دو نے ہندو نوجوان کو سمجھنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ سوال یہ نہیں ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ اور نہ سوال یہ ہے کہ مسلمانوں نے حقیقی اسلام پر کہاں تک عمل کرنا ترک کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں ہندوستانی مسلمانوں کے اعمال شائد ہندوؤں سے کچھ زیادہ برے نہیں ہیں۔ بلکہ ہمارا تجربہ ہے کہ عموماً مسلمان اپنے ہندو بھائیوں سے زیادہ رحم دل ہوتے ہیں۔ اور نہ محض فسادات کی وجہ سے یہ ہندو نوجوان اسلام سے ایسا متنفر ہو سکتا ہے۔ فسادات تو پہلے وہیں شروع ہوئے ہیں جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ نواکھلی اور مغربی پنجاب میں جو کچھ ہوا ہے۔ نہائت ہی قابل افسوس ہے۔ لیکن فسادات پہلے احمد آباد بمبئی وغیرہ میں شروع ہوئے تھے۔ اور اب تک وہاں چلے جاتے ہیں۔

سوال تو یہ ہے۔ کہ مسلمانوں نے اپنے اعمال اور تلقین سے کس طرح اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ ظاہر ہے کہ اس ہندو نوجوان نے کبھی اسلام کا مطالعہ نہیں کیا۔ اور اگر کیا ہے تو ایسے لٹریچر کے ذریعہ جو دشمنان اسلام نے غیر مسلموں میں پھیلا رکھا ہے۔ ہمیں اس بات کا پتہ لگانا چاہیئے کہ وہ کیا باتیں ہیں جو غیر مسلم عوام میں دشمنان اسلام پھیلاتے ہیں۔

سب سے نمایاں چیز جو اسلام کے دشمنوں کے لئے کاری ہتھیار کا کام دیتی ہے مسئلہ جہاد ہے۔ بعض مسلمان حملہ آوروں نے محض جوع الارض کے لئے حملے کئے لیکن مسئلہ جہاد کو ایسی صورت علمائے وقت نے دے رکھی تھی کہ ان حملوں کی وجہ سے اسلام بھی بدنام ہوا۔

افسوس تو یہ ہے کہ یہی "زمزم" اور "کوثر" جو آج اس ہندو نوجوان کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کر رہے ہیں۔ اور اسلام کو امن کا مذہب بتاتے ہیں۔ ابھی تک اس مسئلہ کو وہی معنی پہناتے ہیں۔ جو صریحاً اسلام کے پُرامن مذہب ہونے کے خلاف پڑتے ہیں۔ اس بارے میں مدیر "کوثر" کی پوزیشن خاصکر عجیب وغریب ہے۔ آپ سید مودودی صاحب کے بڑے معتمدین و معتقدین میں سے ہیں۔ کیا ہم آپ سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ رسالہ "جہاد فی سبیل اللہ" اور رسالہ "قتل مرتد" میں سید مودودی صاحب نے جو اپنے نظریات پیش کئے ہیں۔ ان کو جزو اسلام سمجھتے ہوئے آپ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے۔ جس اسلام میں طاقت حاصل کرکے ہمسایوں کے سیاسی اقتدار بزور شمشیر چھینے جا سکتے ہیں۔ اور تبلیغ کے اثر کا انتظار کرنے سے پیشتر "روم" پر حملہ بول دیا جا سکتا ہے۔ اور جس اسلام میں اسلام ترک کرنے والے کو فوراً قتل کیا جا سکتا ہے اس اسلام کو امن کا دین کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ ذرا اپنے تئیں اس ہندو نوجوان کے مقام پر کھڑا کرکے اس سوال کا جواب دیجئے۔ جب یہ تعلیم اس ہندو نوجوان کو دشمنان اسلام حاشیے چڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ تو یہ نوجوان کس طرح باور کر سکتا ہے۔ کہ اسلام پُرامن مذہب ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ جو شخص یہ اعلان کرتا ہے کہ اسلام میں جہاد بالسیف صرف دفاعی اور استثنائی حیثیت رکھتا ہے۔ اور قتل مرتد قتل عمد سے کسی صورت کم نہیں آپ اس شخص پر "الحذر از گوسفندان الحذر" کی پھبتی کستے ہیں۔ پھر معلوم نہیں۔ آپ کس مونہہ سے اس ہندو نوجوان کے سامنے اسلام کی امن جوئی اور امن پسندی کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ اور کس مونہہ سے آپ اس کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔ اور اس کے سامنے اپنی تحریک "اقامت دین" پیش کرتے ہیں۔ جب اس نوجوان کو آپ کے مندرجہ بالا نظریات معلوم ہونگے۔ تو اسلام سے اس کی نفرت بڑھے گی یا کم ہوگی۔ آپ پھر خواہ کتنا ہی "فی سبیل اللہ" کی مینا کاریاں کریں ممکن نہیں

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی سندھ سے واپسی

(۱)

ناصر آباد اسٹیٹ۔ ۲۹ مارچ کو حضور نے واپسی کا عزم فرمایا۔ سامانِ سفر بیل گاڑیوں کے ذریعہ کنجیجی اسٹیشن پر پہنچا۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع خاندان کار میں سوار ہو کر پونے چار بجے کے قریب سٹیشن پر پہنچ کر گاڑی کا انتظار فرمانے لگے۔ خدام پہلے سے وہاں موجود تھے۔ سٹیشن کے مسافر خانہ میں جو برآمدہ کی صورت میں ہے۔ حضور نے نماز ظہر و عصر جمع کیں۔ نمازوں کے بعد حضور خدام کے درمیان رونق افروز ہو کر مختلف حالات کے متعلق اظہار خیالات فرماتے رہے اسی موقع پر دو دوستوں نے بیعت کی۔ دورانِ گفتگو میں سندھ میں بسنے والی نیچ اقوام میں تبلیغ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ نیچ اقوام مثلاً بھیل کوہلی وغیرہ ہندوستان کی پرانی اور اصلی قومیں ہیں۔ جو ہندوؤں کے ظلم و تعدی کی وجہ سے وہ اس ذلت کو پہنچی ہیں۔ اس وقت انہیں اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مسلمان اگر ان میں تبلیغ کریں۔ اور حسن سلوک سے پیش آئیں۔ تو وہ بہت جلد اسلام کو قبول کر سکتی ہیں۔ ان کا اپنا مذہب کوئی نہیں ہے۔ ہندو صرف سیاسی فوائد حاصل کرنے کے لئے انہیں اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں حالانکہ وہ ان کے دھتکارے ہوئے ہیں اور ان کے مظالم کی بدولت اس حالت تک پہنچے ہیں۔ سندھ میں مسلمانوں کے اکثر مزارعین یہی لوگ ہیں۔ اگر وہ ان پر ذرا سا بھی دباؤ ڈالیں۔ تو وہ مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اور اس وقت سندھ میں ہندوؤں کی جو آبادی نہایت سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ وہ رک جائے۔ اصل وجہ یہ ہے۔ کہ جب یہ قومیں باہر سے آتی ہیں۔ تو ہندو انہیں ہتھیا لیتے ہیں۔ حالانکہ وہ شاملات زمین کی طرح ہیں۔ ہر مذہب ان پر آسانی سے قبضہ کر سکتا ہے۔ مگر ہندو فائدہ اٹھاتے ہیں اور مسلمان توجہ نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے ہندوؤں کی آبادی روز بروز سندھ میں بڑھتی جاتی ہے۔ اگر مسلمانوں نے اس خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے اس کا تدارک نہ کیا۔ تو سندھ میں بھی مسلمان اقلیت ہو جائیں گے۔

ان نیچ اقوام کے ہاتھ کا کھانا کھانے کے ذکر میں حضور نے فرمایا۔ کہ جبتک یہ مسلمان نہ ہوں۔ ان کے ہاتھ کی چیز نہ کھانی چاہیئے۔ بلکہ اپنے برتنوں وغیرہ کے نزدیک بھی انہیں نہ آنے دینا چاہیئے۔ تاکہ ان میں احساس پیدا ہو۔ لیکن اگر مسلمان ہو جائیں۔ پھر ضرور کھانا چاہیئے۔ بلکہ نمایاں طور پر ایسے مواقع پیدا کرنے چاہئیں۔ تاکہ دوسروں کی بھی ہمدردی حاصل ہو اور تبلیغ میں آسانی ہو۔

ایک اور گفتگو کے موقع پر فرمایا۔ کہ ہم ایسے لوگوں سے جو مسلمان ہو چکے ہیں۔ اپنے گھروں میں کوئی پرہیز نہیں کرتے۔ بلکہ ہمارے گھروں میں آکر وہ کام کاج بھی کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ ہم نے ان کے پیچھے ایک دفعہ قادیان کے لوگوں کو نماز پڑھانے کا اہتمام بھی کیا تھا۔ (اس تقریب کا فوٹو بھی موجود ہے۔ جس میں محمد سعید صاحب نومسلم جو غالباً آجکل مدرسہ احمدیہ میں جاروب کشی کا کام کرتے ہیں۔ ایک وسیع میدان میں بہت سے لوگوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ ان میں صحابہ بھی تھے۔ مرتب)

اسی سفر کے دوران میں ایک اور موقع پر حضور نے فرمایا۔ کہ ان لوگوں کو اٹھانے اور ابھارنے کے لئے ضروری ہے کہ ان میں تعلیم کا رواج پیدا کیا جائے۔ اور چند ایک لڑکوں کو اپنے خرچ پر تعلیم دلائی جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی توجہ کی بدولت انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ چنانچہ ایک جمعہ کے روز ایک درجن سے زیادہ اصحاب حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ سندھ کے احمدیوں کو ان اقوام میں تبلیغ کرنے کا حضور نے نہایت تاکیدی ارشاد فرمایا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت حد تک بیداری پیدا ہو رہی ہے۔

سلسلہ گفتگو بدل جانے پر ہندو مسلم فسادات کے ذکر میں حضور نے فرمایا۔ مسلمانوں میں تنظیم کی بہت کمی ہے۔ اور اس موقع پر ان کی کوئی تیاری نہ تھی۔ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ انہیں زندہ رکھنا چاہتا ہے۔ باوجودیکہ سکھوں اور ہندوؤں کی بہت تیاری تھی۔ انہوں نے امرتسر میں جو ان کا مرکز تھا۔ مسلمانوں سے بہت زک اٹھائی۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمان ایمان اور تنظیم کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ورنہ خدا نے انہیں بہت طاقت دی ہے۔ قریباً ہر جگہ فسادات میں پہل سکھوں یا ہندوؤں کی طرف سے ہوئی ہے۔ جس سے پتہ لگتا ہے کہ انہیں اپنی طاقت کا بہت زعم تھا۔

گاڑی کے آنے پر حضور پلیٹ فارم پر تشریف لے گئے۔ اور ان لوگوں سے جو الوداعی ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے دور دراز کی جماعتوں سے آرہے تھے۔ حضور نے مصافحہ فرمایا۔ اور گفتگو فرماتے رہے۔ اسی اثناء میں وہ دو ریزرو ڈبے جو پہلے سے سٹیشن پر موجود تھے۔ گاڑی کے ساتھ لگا دیئے گئے۔ اور حضور مع خاندان و خدام ان میں سوار ہو گئے۔ شام کے قریب گاڑی براستہ پتھورو میر پور خاص پہنچی جہاں احمدی احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ کار پر سوار ہو کر حضور مع قافلہ جناب مہدی حسین شاہ صاحب کے بنگلہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں ان کی طرف سے طعام و رہائش کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ بنگلہ کے وسیع احاطہ میں نماز مغرب و عشاء جمع کرانے کے بعد حضور خدام کے درمیان ہی تشریف فرما رہے۔ اور دیر تک مقامی امور کے متعلق گفتگو فرماتے رہے۔ اور سندھ میں نئی زمینوں وغیرہ کے خریدنے کے متعلق تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔

۳۰ مارچ کو علی الصبح حضور مع خاندان کار میں سوار ہو کر سٹیشن پر پہنچے۔ اور اپنے ریزرو ڈبوں میں جو حیدر آباد جانیوالی گاڑی کے ساتھ لگا دیئے گئے تھے۔ سوار ہو کر سوا دس بجے صبح حیدر آباد پہنچ گئے۔ سیٹوں اور ڈبوں کے ریزرو کرانے کا انتظام جناب سید علی شاہ صاحب ٹی۔ ٹی۔ آئی بی ریلوے نے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا جس

احباب فوری توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نہایت اہم مطالبات

واقفین جائیداد و تنخواہ سے مطالبہ ادائیگی —— امانت فنڈ میں روپیہ منتقل کیا جائے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت میں جو اہم مطالبات جماعت سے فرمائے۔ ان کا خلاصہ احمدی احباب کی اطلاع کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ چونکہ بجٹ ۴۸-۱۹۴۷ء میں کئی لاکھ کی کمی ہے اور بعض فوری ضروریات کے لئے کئی لاکھ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ان مطالبات کی طرف فوری توجہ ہونی چاہیئے۔ حضور کا ارشاد ہے کہ

(۱) جن احباب نے جائیدادیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ چھ ماہ تک جائیداد وقف کی بازاری قیمت پر ایک روپیہ فی صدی ادا کریں۔

(۲) جن احباب نے تنخواہیں وقف کی ہوئی ہیں۔ وہ بھی ایک ماہ کی تنخواہ چھ ماہ تک ادا کریں۔

(۳) جن احباب نے نہ تو جائیداد وقف کی ہے۔ اور نہ تنخواہ۔ وہ ایک ماہ تک وقف کریں۔ ان پر بھی وہی اصول ادائیگی عائد ہوگا جو ۱ و ۲ میں درج کیا گیا ہے۔

(۴) جو احباب وقف نہیں کریں گے۔ انہیں جائیداد پر ½ فی صدی اور نصف ماہ کی تنخواہ لازماً ادا کرنی ہوگی۔

(۵) ایسے احباب جو نہ تو وقف کریں گے۔ اور نہ مطالبہ مطابق علیہ بالا پورا کریں گے۔ آئندہ اس تحریک میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

(۶) فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر وہ دوست جس کے پاس روپیہ ہو۔ خواہ بنک میں ہو۔ یا گھر میں کہیں اور فوراً اپنا روپیہ امانت فنڈ میں جمع کرا دے۔ یہ روپیہ واپس کیا جائے گا۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

احباب کشمیر کی دعوت چائے کے موقعہ پر

۷ر اپریل بعد نماز عصر احباب کشمیر کی دعوت چائے کے موقعہ پر بجواب ایڈریس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد کے بعد جو فرمایا اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے

فرمایا کشمیر کے متعلق جن خواہشات کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہ بے شک اہم ہیں۔ اور یہ صرف کشمیر کا سوال نہیں دنیا کا ہر طبقہ محتاج ہے۔ کہ اس کی طرف توجہ کی جائے۔ لیکن بعض مقامات اپنے اندر خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مسیح کے متعلق تحقیقات ایک اہم مسئلہ ہے۔ اور حضور نے فرمایا ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کی موت میں ہی اسلام کی حیات ہے۔ اس لحاظ سے بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ کشمیر سے اسلام کی حیات وابستہ ہے۔

جب ۱۹۳۱ء میں ایک اخبار میں کشمیر کے متعلق مضمون شائع ہوا۔ تو میں نے بھی ایک مضمون اس سلسلہ میں لکھا۔ اس کی اشاعت پر کثرت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ آپ ہی اس کام کو سنبھال سکتے ہیں۔ اس پر میں نے نواب سر ذوالفقار علی خاں صاحب اور ساغر صاحب کو شملہ بلایا۔ تاکہ ان سے گفتگو کی جائے۔ سر فضل حسین مرحوم سر اقبال اور کئی لیڈر جمع ہو گئے۔ سر اقبال کی تجویز تھی۔ کہ وائسرائے کے پاس جا کر مطالبات پیش کئے جائیں۔ میں نے اس کی مخالفت کی۔ اور کہا کہ ہماری جدوجہد سے جو امور طے ہونگے وہی بہتر ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ پھر آپ ہی اس مہم کو سرانجام دیں۔ میں نے ان سے کہا نہیں کسی آپ میں سے ہی [illegible] سے کہیں گے یہ کام [illegible] ان سے ملکر کام نہیں کرنا چاہیے [illegible] جب صاحب نے کھڑے ہو کر بڑے جوش سے کہا کہ ہم آج سے ہی اس قضیہ کو نمٹاتے ہیں۔

نواب صاحب کرنال۔ خواجہ حسن نظامی سر اقبال۔ سر ذوالفقار علی۔ خان بہادر رحیم بخش وغیرہم نے بالاتفاق مجھ پر ہی ذمہ واری ڈالی۔ میں نے ان سے کہا کہ ہم اپنی طرف سے کوئی مطالبہ نہیں کرینگے۔ بلکہ جو مطالبات کشمیر کے لوگ کرتے ہیں وہی ہم بھی منوائیں گے۔

اہل کشمیر کے اہم مطالبات یہ تھے۔ زمینوں کی ملکیت کا حاصل کرنا تحریر و تقریر کی آزادی۔ تبدیلی مذہب کی آزادی اور ذبیحہ گائے پر سنگین سزا کی تخفیف کمیٹی بنی جدوجہد شروع ہوئی۔ آخر خدا تعالیٰ نے وہ دن قریب کر دیئے۔ جو کشمیر کی آزادی کے تھے۔ مگر ایک انگریز نے ہوشیاری کر کے عثمانی صاحب کو کچھ وعدہ دے کر اور عباس کو جو نوجوان تھا مرعوب کر کے آخری دو مطالبات کے ترک کرنے پر مجبور کیا۔ بہرحال زمین کی واگذاری اور انجمن سازی تحریر و تقریر کی آزادی حاصل ہو گئی۔

اس کے بعد کشمیر کے لیڈر ایک غلط طریق کار پر چل پڑے۔ میں نے ان کو جو طریق عمل بتایا تھا۔ وہ درست تھا۔ مگر انہوں نے کشمیری پنڈتوں کو ساتھ ملایا۔ حالانکہ ہم نے ان سے ہی کہا تھا کہ مسلمانوں سکھوں اور ڈوگروں کو ملانا تھا۔ پھر بھی جو کامیابی ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ نظر آتا تھا۔

اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ کشمیر کی سیاسیات سے ہمیں دلچسپی ہے۔ اب بھی اگر کشمیر میں کوئی جماعت ایسی ہو جو ہم سے امداد کی خواہاں ہو۔ اور ہمارے مشورہ پر چلے۔ تو کامیابی ہو سکتی ہے۔ مگر جب تک موجودہ زہر اپنی حد کو نہ پہنچے۔ تب تک تریاق پیدا نہیں ہو سکتا۔

ایک اہم رویا

۲۳-۲۴ء میں میں نے مہاراجہ صاحب کشمیر کے متعلق رویا دیکھا۔ اور متواتر دو دن دیکھا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی پٹیالہ کے متعلق رویا دیکھا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کی سیاسیات کے ساتھ پٹیالہ اور کشمیر کا تعلق بھی باقی رہا۔ مذہبی سوال تو اس کے بارہ میں ہم نے کوشش جاری رکھی ہے۔ اس سال دیہات میں تین مبلغ روانہ کئے ہیں۔ کشمیر میں ہماری جماعتیں اس طرز پر پھیلی ہوئی ہیں جو حلقے کی صورت ہے جماعتیں کناروں کناروں پر پھیلی ہیں۔ جو ایسی سکیم بتاتی ہیں۔ جیسے کوئی محاصرہ کرنے جاتا ہے۔

صابر صاحب کی درخواست پر کہ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کو سرینگر میں درس کے لئے مقرر فرمایا جائے۔ فرمایا کہ درس کی تجویز معقول ہے۔ اگر حافظ صاحب کی صحت کے متعلق اطمینان ہو۔ میرے خیال میں ان کی صحت وہاں جا کر ٹھیک ہوگی۔ ناظر صاحب اسے نوٹ کرلیں۔ اور چار پانچ مہینے کے لئے ان کو بھجوا دیں مگر سب سے اہم چیز یہ ہے۔ کہ خود وہاں کی جماعتوں میں احساس ہو۔ حاجی عمر ڈار صاحب مرحوم مخلص آدمی تھے۔ وہ مہینوں یہاں آکر ٹھہرتے تھے۔ آگے ان کی اولاد میں وہ اخلاص نہیں رہا۔ اسی طرح بانڑی پورہ کے رابہ عطا محمد صاحب میں بڑا اچھا رنگ تھا۔ مگر ان کی اولاد کی وہ حالت نہیں۔ وہ شخصی فائدے پر قومی فائدے کو مقدم نہیں سمجھتے۔ اور آپس کی لڑائیاں جاری ہیں اگر چلے [illegible] درست نہیں ہوئے تو نئی جماعتیں [illegible] بزرگان [illegible] تھا [illegible] کا مصداق ہو گی [illegible]

کہ نمک کو مٹھاس میں تبدیل کریں۔ غیر احمدی سے احمدی بننے پر بقیہ نقائص کا ازالہ تو آسان ہے۔ اور تبدیلی عقیدہ پر عملی اصلاح سہل ہو جاتی ہے۔ مگر احمدیت کے باوجود اگر کچھ خرابیاں پیدا ہوں۔ تو ان کا نکالنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے موجودہ جماعتوں کو پوری کوشش سے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے۔ بہرحال ہماری کوشش اہل کشمیر کے لئے جاری ہے۔ وہاں کے طلبا زیر تعلیم ہیں۔

موتیہ۔ خاکسار عبدالواحد ف کشمیر

فوری ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ میں ایک گریجوایٹ خاتون کی فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ ضرورت مند بہنیں جلد از جلد اپنی درخواستیں جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کے نام بھجوائیں

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

دینیات کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام میٹرک طلباء کے لئے جو دینیات کلاس جاری ہے۔ اس میں طلباء کی تعلیم و تدریس کے لئے نہایت عمدہ انتظام کیا گیا ہے۔ طلباء کے لئے ۴ گھنٹے کا دینی اور تعلیمی پروگرام وضع کیا گیا ہے۔ جس پر وہ عمل کرتے ہیں۔ زعماء کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے ایسے طلبا کو یہاں بھیجیں جو میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوتے ہیں۔

مہتمم تعلیم

الحکم کی ضرورت

مرکزی لائبریری قادیان کے لئے اخبار الحکم جلد اول دوم و سوم کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی دوست فروخت کرنا چاہیں۔ تو قیمت سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ ناظر تالیف و تصنیف

تصحیح

الفضل ۸ مئی کالم ۲ میں یہ آیت یوں ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل غلط لکھی ہوئی ہے

الفضل [illegible] کی سرخی میں [illegible] کی بجائے [illegible] چھپ گیا ہے

فریضۂ تبلیغ اور خدام

از ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی ایم۔ اے

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ کو تبلیغ کا پروگرام ارسال کرکے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ اس پروگرام کے مطابق اپنے اپنے ہاں کام شروع کرکے مرکز میں رپورٹیں ارسال کرنے کا اہتمام فرمائیں۔ لیکن تبلیغ کے کام کی اہمیت کے پیش نظر میں محسوس کرتا ہوں کہ مجالس نے اسکی طرف اس قدر توجہ سے کام نہیں لیا۔ جس توجہ کا یہ فریضہ محتاج تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیت کی بقا کے لئے تبلیغ اسی قدر ضروری ہے۔ جس قدر کہ انسانی جسم کی بقاء کے لئے ہوا اور پانی۔ پس اس میں کوتاہی ایک بہت ہی قابل افسوس امر ہے۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

" اگر ہماری جماعت میں یہ احساس پیدا ہوجائے۔ کہ تبلیغ اچھی چیز ہے۔ تو اس کے دلوں سے یہ خیال نکل جائے۔ کہ ہر وقت تبلیغ نہیں ہوسکتی۔ اور جس طرح وہ ہر وقت سننے۔ دیکھنے اور بولنے کو ضروری سمجھتی ہے۔ اسی طرح وہ تبلیغ کو بھی ضروری سمجھنے لگ جائے۔ اور وہ کبھی بھی یہ خیال دل میں نہ لائے۔ کہ ہر وقت تبلیغ نہیں ہوسکتی۔"

" اگر جماعت میں تبلیغ کا احساس پیدا ہو جائے۔ تو جس طرح کسی کے کان بہرے ہو جائیں تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ یا کسی کی آنکھوں کی بینائی کم ہو جائے۔ تو وہ گھبرا جاتا ہے۔ اسی طرح ہماری جماعت کے لوگ تبلیغ کے مواقع نہ پیدا ہونے کی صورت میں گھبرا جائیں۔ کہ ہماری روح گونگی ہوتی جارہی ہے۔ ہماری روح اندھی ہوتی جارہی ہے۔ ہمیں اس کا احساس کرنا چاہیئے۔ پس اپنے اندر تبلیغ کا احساس پیدا کرو۔ اور پھر استقلال اور ہمت کے ساتھ تبلیغ کرتے جاؤ۔ اور پھر دیکھو کہ تمہاری تبلیغ کے کیسے شاندار نتائج نکلتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ تمہاری حقیر کوششوں میں کیسی برکت دیتا ہے۔" (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۴۷ء)

مندرجہ بالا اقتباس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں۔ نیز اس سے تبلیغ کی اہمیت و ضرورت بھی بدرجہ اتم واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ تبلیغ نہ کرنا روح کو بھوکا اور پیاسا رکھنا ہے۔ پس جب ایک معمولی انسان اپنے جسم کو بھوکا اور پیاسا نہیں رکھ سکتا۔ تو پھر بھلا ایک مومن سے یہ کس طرح توقع کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ اپنی روح کو بھوکا اور پیاسا دیکھ کر نہ تلملائے گا۔ مجھے امید ہے کہ خدام اپنے فرض کو سمجھ کر فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں گے۔ کیونکہ نہ صرف اس لحاظ سے کہ ہماری روح کی پیاس اور بھوک کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ آج حالات شدت کے ساتھ اس امر کے متقاضی ہیں۔ کہ ہم پوری ہمت اور زور اور ارادے کے ساتھ اس کام کو کریں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک کہ ہمارے اردگرد کا سارا ماحول احمدی نہ ہوجائے۔

اسی طرح مرکز کی طرف سے ارسال کردہ پروگرام میں یہ بھی شامل کیا گیا تھا۔ کہ خدام سے یہ وعدے لیکر ارسال کئے جائیں۔ کہ وہ سال میں کم ازکم کتنے لوگوں کو احمدی بنائیں گے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کی طرف بھی ابھی تک مجالس نے پورے طور پر توجہ نہیں کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

" اسی طرح تم یہ حساب لگاؤ۔ کہ اگر ہر شخص سال میں ایک احمدی بنائے۔ تو شطرنج کے خانوں کی طرح بیس سال سے کم عرصہ میں تمام دنیا احمدی ہو سکتی ہے۔ اور ایک احمدی بنانا کوئی مشکل بات نہیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔"

" میرے اس نسخہ کو استعمال کرکے دیکھو۔ سولہ[16] سال میں تمام دنیا احمدی ہو جائے گی۔ اور سولہ سال کے بعد اگر تم سب سے طاقتور لیمپ لے کر بھی کسی غیر مذاہب والے کو تلاش کروگے تو تمہیں کوئی غیر مذہب والا نہیں ملے گا۔ اس نسخہ کو استعمال کرنے کے لئے صرف ہمت اور استقلال کی ضرورت ہے۔ اگر ہر ایک احمدی کم ازکم ایک احمدی ہر سال بنائے۔ تو چند سالوں کے اندر اندر تمہیں ہندوستان میں کوئی غیر مذہب والا نہیں ملے گا۔ اور سولہ سال کے بعد تمہیں تمام دنیا میں کوئی غیر احمدی نہ ملے گا۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ تم کو تبلیغ کی دھن لگ جائے۔ اور اس کے بغیر تم پر روٹی کھانا حرام ہو جائے۔ اور تبلیغ کے بغیر تمہیں چین اور آرام نہ ملے۔ جب تمہارے قلوب کی یہ حالت ہو جائے گی۔ تو تم دیکھوگے کہ جماعت فوری طور پر ترقی کرنا شروع کردے گی۔" (الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۴۷ء)

پس خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس طرف بھی توجہ کریں۔ اور جلد از جلد اپنے اپنے عہدہ داروں کے ذریعہ وعدے مرکز میں ارسال کریں۔ تاکہ تمام دنیا میں احمدیت کا علم بلند ہوسکے۔ اور تا دنیا کے کونہ کونہ میں احمدیت پھیل جائے۔ لیکن ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تبلیغ کے بغیر ہم روٹی اور آرام اور چین اپنے اوپر حرام کرلیں۔ اور اگر ہم میں سے ہر ایک کے اندر یہ تبدیلی پیدا ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتوں کی افواج ہماری تائید و نصرت کے لئے زمین پر اتریں گی۔ اور تبلیغ کے لئے میدان میں سربکف ہوکر نکلنے والوں پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے انوار و افضال کی بارشوں کا نزول ہونا شروع ہوجائیگا۔ اور وہ دن ہوگا۔ جبکہ اسلام و احمدیت کا جھنڈا دنیا کے کونہ کونہ میں لہرانے لگ جائے گا۔

پس اے خدام احمدیت! اللہ تعالیٰ کی آواز کو سنو۔ جو آج اس کے قائم کردہ خلیفہ اور مصلح موعود کی مبارک زبان کے ذریعہ آپ لوگوں تک پہنچ رہی ہے۔ حالات بتا رہے ہیں کہ اب تھوڑے سالوں میں احمدیت اور اسلام کے لئے ایک عظیم الشان تغیر آنے والا ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ ہم آج سے تیاری شروع کردیں۔ اور قربانیوں کے میدان میں پہلے سے بھی زیادہ جوش وخروش کے ساتھ میدان عمل میں کود نکلیں۔ پس زمانہ کے بدلتے ہوئے حالات اور واقعات کی تیزی کے ساتھ بدلتی ہوئی رَو کے ساتھ بدلنا ضروری ہے۔ چنانچہ میں اس مضمون کے ذریعہ آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ آج سونے اور آرام کرنے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ اب بیدار ہوکر میدان عمل میں جدوجہد اور کوشش و ہمت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے کا وقت ہے۔ پس سستیوں کو ترک کرکے تبلیغ کے لئے اپنی پوری کوشش اور ہمت اور ارادہ کے ساتھ کام شروع کردو۔ تاکہ ہم میں سے ہر ایک اپنے فرض سے سبکدوش ہوکر اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہوسکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری راہنمائی فرمائے۔ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ دین کی خدمت اور تبلیغ کے فریضہ کو پورا کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔ اور ہماری کوتاہیوں کو معاف کرکے اپنے فضل کی چادر میں ڈھانپ لے۔ آمین

تبلیغ احمدیت

شملہ

سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ شملہ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں اکثر احباب نے متعدد اشخاص کو تبلیغ کی اور بعض کو اخبار الفضل پڑھنے کو دیا جاتا رہا۔ دو کو کتاب "ہمارا خدا" دی گئی۔ جنہوں نے ازحد تعریف کی۔

محمود آباد

سیکرٹری صاحب محمود آباد لکھتے ہیں۔ کہ ۶ مارچ کو پنڈت لیکھرام کی عبرتناک موت اور صداقت اسلام پر زندہ نشان کے متعلق جماعت احمدیہ نے جلسہ کیا۔ پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر صراحت سے روشنی ڈالی گئی۔ اور حاضرین کو بتایا گیا۔ کہ کن حالات میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام لیکھرام کو نشان دکھانے پر مستعد ہوئے۔ اور اس پیشگوئی کا مذہبی دنیا پر کیا اثر ہوا۔

محمد آباد (سندھ)

سیکرٹری صاحب محمد آباد سندھ، لکھتے ہیں کہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم یہاں تشریف لائے میجک لنٹرن کے ذریعہ چار لیکچر آپ نے کئے۔ سندھی پبلک بہت شوق سے سنتی رہی اور دلچسپی کا اظہار کیا۔

سکندر آباد (دکن)

سیکرٹری صاحب تبلیغ سکندرآباد دکن تحریر فرماتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۲ تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ باہر سے آئے ہوئے خطوط کا جواب دیا گیا۔ -/-/۵۶ روپے کا لٹریچر مفت اور -/۳/۱۱ کا قیمتاً تقسیم کیا گیا۔ ۳۱ احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔ سیٹھ فاضل الدین صاحب حنیف نے مولوی محمد علی صاحب کو ایک رجسٹری خط لکھا۔ جسے عرصہ دو ماہ ہوگئے۔ کہ جس طرح جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب نے آپ کو چیلنج کیا تھا۔ اسی پیشکش کے لئے آپ ہم کو چیلنج دیں۔ اور پانچہزار روپیہ دینے کے لئے تیار رہیں۔ مگر ابتک مولوی صاحب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور نہ ہی آئندہ امید ہے۔ تحریک جدید کا جلسہ بھی ہوا۔ جس میں حضرت امیر المومنین کے ۱۹ مطالبات پیش کرکے احباب سے وعدے لئے گئے۔ کہ وہ سختی سے پابندی کریں گے۔ مسیح موعود کا بھی جلسہ ہوا۔ بعض احباب کو خاص طور پر مدعو کیا ہوا تھا۔ ہماری جماعت کے ۲۰ ممبران نے سب کسی نئے احمدی بنانے کا وعدہ کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب رضی اللہ عنہ

قسط - (۲)

(از مکرم جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی)

اس مختصر تذکرہ کا اصل موضوع تو ان کی احمدیت میں زندگی کا دستور العمل ہے اس لئے دوسرے واقعات اور حالات کو تذکرہ غوثیہ کے لئے چھوڑ کر میں احمدیت کے متعلق ابتدائی تحریک کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب اب تک پھیری پھر کر تجارت کرنے والے نوجوان کی حیثیت سے بہت آگے نکل چکے تھے۔ اور متاہل زندگی رکھتے تھے۔ جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے۔ حضرت سیٹھ حسن احمدی رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کے احمدیت میں آدم ہیں۔ وہ احمدی ہو چکے تھے۔ اور حضرت سیٹھ صاحب بھی ان کے ذریعے گھر میں اور حیدرآباد میں احمدیت کے شیوع کی وجہ سے شہر میں سلسلہ احمدیہ کا ذکر سنتا۔ اس نئے دعوے کو سن کر قدرتی طور پر انہیں تعجب تو ہوا۔ کہ آبادِ احمد اور عام مسلمانوں میں متعارف عقیدہ کے خلاف ایک آواز پنجاب سے بلند ہوئی ہے۔ اور اس آواز پر بعض لوگ لبیک بھی کہہ رہے ہیں۔ اور مخالفت کا طوفان بھی اٹھ رہا ہے۔ یہ بالکل الگ تھلگ رہ کر اس پر غور کرنے لگے۔ قبول احمدیت میں یا تکذیب احمدیت میں جلدی نہیں کی۔ بلکہ زیادہ وضاحت سے یہ کہنا چاہیئے۔ کہ تکذیب اور مخالفت کا کبھی خیال بھی اُن کو نہیں آیا۔ تعجب ہونا اور بات ہے اور ہونا چاہیئے تھا اس لئے کہ پکارنے والے کی دعوت بالکل خاص رنگ کی تھی۔ مرد مومن کی طرح انہوں نے مخالفانہ خیالات کو توڑنے نہیں دیا۔ البتہ صبر و استقلال سے اس دعوت کا بغور مطالعہ کرتے رہے وہ اپنے بھائی حضرت سیٹھ حسن احمدی کو دیکھتے تھے۔ اُن کی زندگی میں ایک صادق مسلم اور غیور مومن کے آثار نمایاں پاتے تھے۔ ان کے تقوےٰ۔ طہارت نفس کو علی وجہ البصیر جانتے تھے۔ اور دیکھتے تھے۔ کہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو کر ان کی خوبیاں اور نیکیاں ایک جلا حاصل کر رہی ہیں۔ اور خیرات اور رفاہ عام کی قوتوں میں نشوونما ہو رہا ہے۔ اور دوسرے احمدی احباب جو حیدرآباد میں تھے۔ اُن کی زندگیوں کا مطالعہ کرتے تھے اور دوسرے مسلمانوں سے مقابلہ کرتے۔ تو انہیں ایک امتیاز اور فرق نظر آتا تھا۔ اور نفرت یا مخالفت کا خیال تو پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ محبت و اخلاص کا بیج اندر ہی بڑھتا گیا۔ اسی غور و فکر میں چھپنے اور سال گذرتے گئے یہاں تک خدا کے رسل و مامور علیہ الصلوٰۃ و السلام کا بھی وصال ہو گیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ سیٹھ صاحب جب کسی صحابی سے ملتے۔ تو اُن کا جسم پیکر دکھ بن جاتا تھا۔ جس سے اُن کی اس حسرت کا اندازہ ہوتا تھا۔ جو اُن کے اندر ایک طوفان پیدا کرتی تھی۔ کہ کیوں میں نے حضرت کو اُن کی زندگی میں قبول کر کے ان کو نہ دیکھ لیا وہ اس دولت رفتہ کے لئے تڑپتے تھے۔ مگر میرا اپنا ذوق یہ ہے۔ کہ یہ تڑپ و اضطراب اور حسرت و اندوہ جو زندگی بھر اُن کو بے تاب رکھتا رہا۔ ان بہت سے لوگوں سے بہتر اور افضل ہے۔ جنہوں نے خدا تعالیٰ کے مرسل و مامور کو دیکھا اُس کی صحبت کا بھی کچھ حصہ پایا۔ مگر انہوں نے اس سعادت سے حصہ نہ لیا۔ جو اس وجود پاک کے ذریعہ تقسیم ہو رہی تھی۔ اور وہ محروم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں کے مصداق ہو گئے۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔ آمین

غرض حضرت سیٹھ صاحب اس یاد سے بے تاب اور مضطرب رہتے تھے۔ حضرت اقدس کے وصال کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ حضرت سیٹھ حسن صاحب رضی اللہ عنہ ہمیشہ اپنے عمل و کردار سے ان کو دعوت دیتے رہے اور ایک خاموش عملی تبلیغ کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ ۱۹۱۲ء میں پہلی مرتبہ طاعون کا شدید حملہ حیدرآباد پر ہوا۔ اس سے پہلے موسیٰ ندی کی طغیانی کے ہولناک عذاب کو مشاہدہ کر چکے تھے۔ اور یہ علم تو ان کو ہو چکا تھا کہ یہ انذاری نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ جب حیدرآباد پر طاعون کا حملہ شدید ہوا۔ اور طاعون جارفت کی صورت میں نمودار ہوئی۔ تو نیکی اور سعادت کی توفیق سیٹھ صاحب میں پورے طور پر نمایاں ہوئیں۔ اور قبول حق کی ایک زبردست تحریک ان کے قلب میں پیدا ہوئی۔ خدا تعالےٰ کی اس قہری تجلی نے اس دبی ہوئی چنگاری کو سلگا دیا۔ اور انہوں نے اپنے اندر ایک روشنی محسوس کی جو حق و باطل میں امتیاز پیدا کر دیتی ہے۔ ان ایام آپ اپنے اہل و عیال سمیت یادگیر میں حضرت سیٹھ حسن کے پاس تھے یہ ایک دینی تحریک تھی جس نے سعادت کی راہیں آپ پر کھول دیں۔ بلا توقف آپ نے اپنے اہل و عیال سمیت حضرت مولوی محمد سعید صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر احمدی سلسلہ میں بیعت کر لی۔ حضرت مولانا محمد سعید صاحب کو بیعت لینے کی اجازت تھی

خدا تعالےٰ کا خاص فضل

سلسلہ کی تاریخ اس امر کی گواہ ہے کہ بعض دوستوں کو قبول احمدیت کی وجہ سے اپنے عزیزوں۔ رشتہ داروں سے مختلف قسم کی ایذائیں پہونچیں۔ کہیں باپ غیر احمدی تھا بیٹا احمدی ہو گیا۔ اور وہ ہر قسم کی اذیتوں کا نشانہ ہوا۔ کہیں بیوی غیر احمدی تھی۔ اس نے اختلاف عقیدہ کی وجہ سے منزلی زندگی کو دوزخ بنانے کی کوشش کی۔ غرض احمدیت تو ایک کٹھالی ہے۔ جس میں کھرا اور کھوٹا الگ الگ ہو جاتا ہے۔ اور صادق اور وفادار نمایاں ہوتے ہیں۔ مگر سیٹھ صاحب پر خدا تعالےٰ کا یہ فضل ہوا۔ کہ قبول احمدیت میں اس قسم کا کوئی ابتلاء انہیں پیش نہیں آیا۔ خاندان کے بزرگ حضرت سیٹھ حسن رضی اللہ عنہ مع اپنے خاندان اور کنبہ کے ایک مخلص اور سرگرم احمدی ہو چکے تھے۔ کسی دوسرے نے بھی مخالفت نہیں کی۔ بلکہ تبلیغ احمدیت کا ایک اور دروازہ کھل گیا۔

یہ سچ ہے کہ اس طریق سے تو کوئی ابتلا انہیں نہیں آیا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ابتلا و امتحان کا ایک ہی طریق تو نہیں رکھا اس کی سنت مستمرہ میں تو یہ امر داخل ہے کہ مومنوں کا امتحان لازمی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ احسب الناس ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون۔ یعنے کیا مومن گمان کر بیٹھے ہیں۔ کہ وہ صرف مومن کہلا کر امتحان سے بچ جائیں گے۔ مومنین پر ابتلاؤں کا آنا نہایت ضروری ہے۔ یہ ابتلا ان کی روحانی تربیت اور ان کی ترقیات کے لئے لازمی امر ہے۔

ابتلاء

پس اس کلیہ سے حضرت سیٹھ صاحب بھی باہر نہ رہ سکتے تھے۔ ان کے لئے ایک دوسرا ابتلا مقدر تھا۔ جو آیا اور بڑی طاقت سے آیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال تھا کہ سیٹھ صاحب اس امتحان میں پورے اترے۔ وہ ابتلا کاروباری رنگ کا ابتلا تھا۔ حضرت سیٹھ صاحب ایک کیس کمپنی میں ۱۹۰۵ء میں حصہ دار تھے۔ اور آجکل کے طریق تجارت میں تجارتی لین دین میں سود کا دخل ہے سود لینے بھی پڑتے دینے بھی پڑتے۔ سیٹھ صاحب احمدیت سے پہلے اسکا احساس نہیں رکھتے تھے۔ اس کی وجہ سے مروجہ طریق عمل تو تھا ہی بعض علماء نے تجارتی کاروبار میں سودی لین دین کے جواز کے فتوے بھی دے رکھے ہوئے ہیں مگر احمدی ہو جانے کے بعد سیٹھ صاحب کو اندر ہی اندر ایک خلش پیدا ہوئی۔ کہ اس کاروبار میں جس میں سود کا دخل ہے شرکت اللہ تعالیٰ کے خلاف اعلان جنگ ہے اس لئے یا تو اس کاروبار کو بند کر دینا چاہیئے یا اس سے مجھے الگ ہو جانا چاہیئے۔ یہ ظاہر ہے کہ اسوقت انکی آمدنی کا مدار اور واحد اسی کاروبار پر تھا اور یہی واحد ذریعہ معاش تھا۔ پھر یہ کاروبار ایک دن کا نہیں۔ ایک سال کا نہیں۔ سات سال کی شبانہ روز محنتوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے چلتے ہوئے اور معاش کے واحد ذریعہ کاروبار پر لات مار کر ہر شخص کا کام نہیں اس کے لئے اس قوت ایمانی کی ضرورت ہے۔ جو پہاڑوں سے ٹکرا کر ان کو پاش پاش کر دیتی ہے۔ اور مومن کا مقام ایسا نہیں کہ مصائب اور مشکلات اسے جنبش دے سکیں۔ وہ طوفان میں ایک چٹان ہوتا ہے جس سے ابتلاؤں کے طوفان اور لہریں آ کر ٹکراتی ہیں۔ اور ناکام واپس چلی جاتی ہیں۔ کاروبار کا بند کرنا تو انکے اختیار میں نہ تھا۔ وہ یہ کر سکتے تھے۔ کہ خود اس سے الگ ہو جائیں چنانچہ انہوں نے نتائج اور عواقب سے بے پروا ہو کر اپنے دوسرے شرکار کو زبانی اطلاع دی کہ میں آئندہ اس سودی کاروبار میں شریک نہیں رہ سکتا۔ انہوں نے اپنے اس فیصلہ پر اپنے قلوب میں ایک سکون محسوس کیا۔ کہ میں اس آگ سے نکل آیا۔ لیکن یہ تو ابتلا کی ابتدا تھی۔ وہ ایک نہایت خوبصورت شکل میں اُن کے سامنے آیا۔ اور ابتدائی طور پر انہیں خوشی ہوئی۔ لیکن یہ امتحان کا پہلا درجہ تھا۔ (باقی)

اعلان نکاح

میری بھتیجی عزیزہ فرخندہ اختر بنت چوہدری محمد سعید صاحب کا نکاح چوہدری اشتاق احمد صاحب ولد چوہدری شبیر محمد صاحب سرگودھا کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے پانچ ہزار روپیہ مہر پر ۷ اپریل کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس تعلق کو ہر رنگ میں بابرکت فرمائے۔ خاکسار محمد شریف وکیل منٹگمری

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوسکے گی۔ مینجر

فوری ضرورت:- سندھ کی ایک اسٹیٹ میں ایک ایسی استانی کی جو چھوٹے بچوں کو تعلیم دے اور تربیت کر سکے فوری ضرورت ہے۔ تنخواہ ماہوار ۳۵ روپے جنگ الاونس ۹ روپے اور ایک من غلہ ماہوار۔ کوئی نوکر رکھنے کی صورت میں دس روپے مزید علاوہ اسٹیٹ کی دیگر رعایتوں کے ملیں گے۔ تعلیم میٹرک تک۔ دیانتدار تجربہ کار اور محنتی ہو۔ بیوی اتنی تعلیم یافتہ ہو کر عورتوں کو معمولی مگر ضروری دینی تعلیم دے سکے اسے لجنہ کی طرف سے مناسب الاونس ملے گا۔

انچارج دفتر ایم این سنڈیکیٹ قادیان

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچز تیار ہوتی ہیں جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔

مردانگی

قیمت پانچ روپے بارہ آنے

طاقت کیلئے اعلیٰ دوا

بے مثل ہیں۔ یہ پختگی اور مضر صحت ادویہ سے پاک

مردانگی

ایک بار منگوا کر ضرور استعمال کریں۔

ملنے کا پتہ:- مخدوم اینڈ کمپنی بھیرہ پنجاب

عرق نور:- عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:- ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

طب یونانی و بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دے گا

لاجواب منجن } یہ منجن واقعہ میں لاجواب ہے اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے جملہ امراض مثلاً پائیوریا درد پانی لگنا وغیرہ چند روز کے استعمال سے دور ہو جائیں گے۔ ڈیڑھ روپیہ فی شیشی

سونے کی گولیاں } زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے ایک ماہ چودہ روپے

زود جام عشق گولیاں } بے حد مقوی۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر۔ ایک ماہ کا کورس ۱۲ روپے دو ہفتہ چھ روپے

حب جواہر مہری عنبری } مقوی دل و دماغ روح و باصرہ خفقان و جنون معین حمل اور محافظ شباب ہیں ایک روپے کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:- مقبول خاص و عام قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:- آنکھوں کے لئے اکسیر ہے دو روپے شیشی

بواسیری:- بواسیر کا حکمی علاج۔ ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابیطس:- تجربہ شدہ زود اثر بیحد مفید مرکب ہے ایک ماہ کا کورس قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:- دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ خوراک ایک رتی

اکسیر امراض گوش:- کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج۔ دو روپے شیشی

اکسیر اٹھرا:- اعلیٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد:- حضرت خلیفہ اولؓ کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے مکمل کورس قیمت بیس روپے

سپاری پاک:- کثرت طمث (زیادتی حیض) سیلان الرحم (سفید رطوبت کا آنا) اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں۔ مستورات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح و شام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشہ سے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے

دوائی عسرت طمث } کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے قیمت چھ روپے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی۔ مجرب دوا قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر } مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے ایام ماہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرتے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے فی سینکڑہ

مرکب افسنتین:- مقوی معدہ دل و دماغ اور جگر۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے فی سینکڑہ

اکسیر جگر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے فی سینکڑہ

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مقامی ایجنسی جنرل سپلائی اسٹور قادیان

ضروری خبریں

کیا مولانا ابوالکلام آزاد کانگرس سے مستعفی ہو جائیں گے؟

دہلی ۹ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ تقسیم پنجاب اور تقسیم بنگال کے مسئلہ پر کانگرس ہائی کمان میں شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے مولانا ابوالکلام آزاد نے گاندھی جی پر زور دیا ہے۔ کہ وہ اپنے اثر کے ساتھ کانگرس ورکنگ کمیٹی کو اپنا رویہ بدلنے پر مجبور کریں کیونکہ ان کے نزدیک کانگرس کی طرف سے اس پالیسی کی حمایت ہندو فرقہ پرستی کی مظہر ہے۔ اور اس سے کانگرسی مسلمانوں کی پوزیشن بد سے بدتر ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف سردار پٹیل آچاریہ کرپلانی اور بابو راجندر پرشاد گاندھی جی پر زور دے رہے ہیں کہ وہ تقسیم بنگال کی مخالفت نہ کریں اور کانگرس کی نئی پالیسی کی تائید کریں۔ پنڈت نہرو کا رویہ ابھی تک مذبذب ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر گاندھی جی نے مولانا ابوالکلام آزاد کی بات نہ مانی۔ اور تقسیم کی حمایت کرنا شروع کر دی۔ تو شاید مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولوی احمد حسین مدنی ڈاکٹر سید محمود اور دیگر متعدد کانگرسی مسلمان کانگرس سے علیحدہ ہو جائیں گے۔

وائسرائے سے مسٹر جناح کی پانچویں ملاقات

نئی دہلی ۹ اپریل۔ آج شام مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ اور نئے وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن میں پانچویں طویل ترین ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات شام کے چار بجے سے سات بجنے کے بعد تک جاری رہی۔ پنجاب اسمبلی کے سپیکر دیوان بہادر ایس پی سنگھا ایم ایل اے نے مسٹر جناح سے ملاقات کی آپ کل گاندھی جی اور دیگر کانگرسی لیڈروں سے بھی ملاقات کریں گے۔ یہ ملاقاتیں غالباً پنجاب کی وزارتی صورت حالات کے متعلق کی جا رہی ہیں۔

سرحد میں مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن

پشاور ۹ اپریل۔ آج صبح صوبہ سرحد کے سکرٹریٹ میں وزارت کی اہم میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ وزارت کے دو ارکان فوراً کانگرس ہائی کمان سے مشورہ حاصل کرنے کے لیے دہلی جائیں۔ چنانچہ شام کو قاضی عطاء اللہ اور مہر چند کھنہ بذریعہ ہوائی جہاز دہلی روانہ ہو گئے۔ مسلم لیگ کی ایجی ٹیشن کے متعلق ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ صوبہ کے تمام اضلاع میں مسلم لیگ کی تحریک زوروں پر ہے۔ ایبٹ آباد، نوشہرہ کوہاٹ میں عدالتوں پر پکٹنگ کی جاتی ہے اور جلوس نکالے جا رہے ہیں۔ متعدد مقامات پر پولیس نے اشک آور گیس اور لاٹھی چارج کے ذریعہ جلوسوں کو منتشر کرنے کی کوشش کی جس سے متعدد اشخاص مجروح ہو گئے۔ گرفتاریوں کا سلسلہ بھی قریباً ہر جگہ جاری ہے

کیا برطانوی لیبر پارٹی مستعفی ہو جائیگی

لنڈن ۹ اپریل۔ اگرچہ پارلیمنٹ میں لیبر حکومت کو بھاری اکثریت حاصل ہے۔ مگر غیر جانبدار مبصرین کا خیال ہے۔ کہ لیبر حکومت کی پوزیشن روز بروز کمزور ہوتی جا رہی ہے لیبر حکومت کے حامیوں کی طرف سے حکومت کی اندرونی اور بیرونی پالیسی پر شدید نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ اس کے حامیوں کی تعداد تدریجاً کم ہوتی جا رہی ہے۔ ان حالات میں اس خدشہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ شاید حکومت کو مستعفی ہو جانا پڑے۔ اگر نئے انتخابات کیے گئے۔ تو اس صورت میں ہندوستان کی سیاسیات میں بھی بہت تبدیلی ہو جائے گی۔

پشاور میں کرفیو کا وقت

پشاور ۹ اپریل: سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ پشاور میں صورت حالات روبہ اصلاح ہو جانے کی وجہ سے کرفیو کا وقت آج شام کے پانچ بجے سے کل صبح پانچ بجے تک کر دیا گیا ہے۔

کیمبل پور ۹ اپریل۔ فسادات کے سلسلے میں ایک ضلع کے ایک گاؤں ڈومیل میں ۲۲ گرفتاریاں ہوئیں ان میں ایک ممتاز زمیندار سردار نمبردار خان بھی شامل ہیں۔ اس گاؤں میں اب تک ۹۲ افراد گرفتار ہو چکے ہیں۔

نئی دہلی ۹ اپریل۔ وائسرائے نے آج ہندوستانی ریاستوں کے ریذیڈنٹ صاحبان اور بعض چھوٹی چھوٹی ریاستوں کے ساتھ وابستگی رکھنے والے پولیٹیکل افسروں کے ساتھ کانفرنس کی۔ اور ریاستی معاملات کے متعلق بات چیت ہوتی رہی۔

سنگاپور ۹ اپریل۔ جمہوریہ مشرق الہند کے رئیس الوزارت ڈاکٹر شہریار آج بنکاک سے یہاں پہنچ گئے۔ آپ کلانگ کے ہوائی اڈے میں طیارے سے اترے

نئی دہلی ۹ اپریل۔ آج مرکزی اسمبلی میں عبوری حکومت کے لیگی رکن مسٹر ابراہیم اسماعیل چندریگر کی طرف سے پیش کردہ جہاز رانی کے متعلق ایک بل پر بحث ہوتی رہی۔ بل کی ایک دفعہ میں ہندوستان کے متعلق برِاعظم کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ جس پر کانگرسی رکن مسٹر سری پرکاش نے اعتراض کیا۔ اور مطالبہ کیا کہ برِاعظم کی بجائے صرف ہندوستان کا لفظ استعمال کیا جائے۔ مسٹر چندریگر نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ انڈیا [illegible] ایکٹ میں یہ بھی لفظ ہندوستان کے متعلق استعمال کیا گیا ہے۔ دراصل لفظ ہندوستان میں فرانسیسی اور پرتگیزی مقبوضات کا علاقہ شامل نہیں ہے۔ مگر اس علاقہ کو شامل کرنا مقصود ہو تو برِاعظم لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد کلاز پاس کر دی گئی

لاہور ۹ اپریل:۔ پنجاب اسمبلی کی سکھ پارٹی کے لیڈر سردار سورن سنگھ نے ایک بیان میں کہا مغربی پنجاب کو بھاری تعداد میں ہندو اور سکھ چھوڑ رہے ہیں۔ لیکن میں ایسے ان کی بزدلی پر محمول کرتا ہوں۔ میرے نزدیک اس طرح غیر مسلم اقلیتوں کے مفاد کو بھاری نقصان پہنچے گا۔ اور خود پناہ گزینوں کو بھی سخت مشکلات

لاہور ۹ اپریل۔ حکومت پنجاب نے پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت اخبار احسان لاہور کی اشاعت کو چند روز کے لیے بند کر دیا ہے۔ یہ کارروائی ایک مضمون کی بنا پر کی گئی ہے۔ اس سے پہلے لاہور کے دو ہندو اور ایک مسلمان اخبار کی اشاعت اس طرح چودہ روز کے لئے بند کی جا چکی ہے۔

کلکتہ ۹ اپریل:۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے۔ کہ آج پولیس نے ۱۲۶ اشخاص کو گرفتار کیا ہے۔ اب حالت ہر جگہ روبہ اصلاح ہے کرفیو کے اوقات میں تخفیف کر دی گئی ہے۔

لنڈن ۹ اپریل:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ترکی نے حکومت برطانیہ سے پانچسو ہوائی جہاز خریدے ہیں یہ جہاز بارہ بارہ کے قافلوں کی صورت میں ترکی روانہ ہو رہے ہیں

کلکتہ ۹ اپریل: بنگال کے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ نواکھلی میں فسادات کے متعلق جس قدر خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں وہ بے بنیاد اور مبالغہ آمیز ہیں۔ وہاں پر حالات بالکل درست ہو چکے ہیں۔ البتہ کچھ انفرادی واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن ان کی حیثیت بالکل معمولی ہے۔ آپ نے پریس سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ غیر مصدقہ اور مبالغہ آمیز خبریں شائع کر کے ملک کی فضاء کو اور زیادہ خراب نہ کریں۔

نئی دہلی ۹ اپریل مرکزی اسمبلی میں ڈیفنس سکرٹری نے اعتراف کیا۔ کہ مسلم لیگ کی حالیہ ایجی ٹیشن کی روک تھام کرنے کے لئے حکومت آسام نے مرکز سے فوجی مدد طلب کی ہے۔ آپ نے کہا عام قاعدہ یہ ہے۔ کہ صوبائی حکومت اگر بدامنی کو پولیس کے ذریعہ دور کرنے میں ناکام ہو تو اسے فوجی مدد دے دی جاتی ہے

فوج کی مستقل ملازمتیں

۱۵ اپریل ۱۹۴۷ء کو قادیان میں صبح ۱۰ بجے فوج کے ہر محکمہ کی بھرتی ہوگی۔ احمدی نوجوان کو خاص طور پر اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ جو نوجوان فوج سے ڈسچارج ہو کر آ گئے ہیں وہ بھی اپنے ڈسچارج سرٹیفکیٹ کے ساتھ پیش ہو سکتے ہیں۔ نیوی کے لئے لڑکوں کی بھی مانگ ہے جن کی عمر ۱۵ سال سے ۱۷ سال تک ہو۔ تعلیم کم از کم مڈل اردو ہو۔ (ناظر امور عامہ)